پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی ★

اسلام میں عورت کی معاشرتی حیثیت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل عمیم سے امت مسلمہ کو تین بڑی نعمتیں عطا کی ہیں ان میں پہلی نعمت۔ نعمت عظمیٰ۔ لقد من اللہ علی المومنین اذ بعث فیھم رسولا[1]۔ ارشاد باری کے مطابق۔ پیغمبر انقلاب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ظہور قدسی ہے۔ دوسری نعمت جو اسی پیغمبر عظیم کے ذریعے سے عطا ہوئی قرآن حکیم ہے۔ وہ لاریب[2] کتاب جو ھدی للناس وبینٰت من الھدی والفرقان[3]، ھدی للمتقین[4]، تبیانا لکل شئی[5]۔ ہدایت ربانی (Divine Guidance) کی کامل[6] مکمل محفوظ[7] آخری اور روشن صورت ہونے کے ساتھ ساتھ جملہ آسمانی کتب پر مہیمن[8] اور نگران بھی ہے، تیسری نعمت بھی پیغمبر انقلاب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے وسیلے سے حاصل ہوئی جو ارشاد خداوندی الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دیناً[9] کے مطابق اسلام ہے۔

انسان نے جب سے اس دھرتی پر قدم رکھا ہے اور یہ سوچتا رہا ہے کہ دور دور تک پھیلی ہوئی یہ وسیع اور بیکراں کائنات کیا ہے؟ کیا یہ از خود وجود میں آئی یا کسی بنانے والے نے اسے بنایا؟ خود انسان کی اپنی تخلیق کیسے عمل میں آئی؟ کائنات، خالق کائنات اور انسان کا باہمی تعلق کیا ہے؟ فلسفیوں نے تو بقول [illegible] اس امر کا اعتراف کیا۔

ماز آغاز وانجام ایں جہاں بے خبریم

اول و آخر ایں کہنہ کتاب افتاد است

قرآن عظیم وہ عظیم کتاب ہے جس نے آغاز حیات، مقصد حیات اور انجام حیات سے آگہی بخشی اور اس تناظر میں انداز حیات، دستور حیات، آئین حیات اور ضابطہ ہدایت کو واضح صورت میں پیش کیا۔ قرآن حکیم نے جہاں اسرار کائنات کو بے نقاب کیا، بے شمار عقدوں کو حل کیا، علم وشعور اور ادراک کی راہیں وا کیں وہاں ابلیس و آدم کے قصے کو بھی اس کے اصل روپ میں پیش کیا اور مرد و عورت کی اصل حیثیتوں کے بارے میں حقیقی تصور سے آشنا کیا۔

اب ہم عورت کی حیثیت کے بارے میں قدیم و جدید تصورات کا ایک مختصر جائزہ پیش کرتے ہیں۔

★ سابق صدر شعبہ علوم اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی

تورات میں مذکور ہے

"اور خداوند خدا نے آدم علیہ السلام کو لیکر باغ عدن میں رکھا کہ اسکی باغبانی اور نگہبانی کرے۔ اور خداوند خدا نے آدم کو حکم دیا اور کہا کہ تو باغ کے ہر درخت کا پھل بے روک ٹوک کھاسکتا ہے۔ لیکن نیک و بد کی پہچان کے درخت کا کبھی نہ کھانا کیونکہ جس روز تو نے اس میں سے کھایا تو مرا"۔

اور خداوند خدا نے کہا کہ آدم کا اکیلا رہنا اچھا نہیں میں اس کے لئے ایک مددگار اس کی مانند بناؤنگا۔ اور خداوند خدا نے کل دشتی جانور اور ہوا کے کل پرندے مٹی سے بنائے اور انکو آدم کے پاس لایا کہ دیکھے کہ وہ انکے کیا نام رکھتا ہے اور آدم نے جس جانور کو جو کہا وہی اسکا نام ٹھہرا۔ اور آدم نے کل چوپایوں اور ہوا کے پرندوں اور کل دشتی جانوروں کے نام رکھے پر آدم کے لئے کوئی مددگار اسکی مانند نہ ملا۔ اور خداوند خدا نے آدم علیہ السلام پر گہری نیند بھیجی اور وہ سو گیا اور اس نے اسکی پسلیوں میں سے ایک کو نکال لیا اور اسکی جگہ گوشت بھر دیا۔ اور خداوند خدا اس پسلی سے جو اس نے آدم علیہ السلام میں سے نکالی تھی ایک عورت بنا کر اسے آدم علیہ السلام کے پاس لایا۔ اور آدم علیہ السلام نے کہا کہ یہ تو اب میری ہڈیوں میں سے ہڈی اور میرے گوشت میں سے گوشت ہے اسلئے وہ ناری کہلائے گی کیونکہ وہ نر سے نکالی گئی۔ اس واسطے مرد اپنے ماں باپ کو چھوڑیگا اور اپنی بیوی سے ملا رہیگا اور وہ ایک تن ہونگے۔ اور آدم علیہ السلام اور اسکی بیوی دونوں ننگے تھے اور شرماتے نہ تھے۔

اور سانپ کل دشتی جانوروں سے جنکو خداوند خدا نے بنایا تھا چالاک تھا اور اس نے عورت سے کہا کیا واقعی خدا نے کہا ہے کہ باغ کے کسی درخت کا پھل تم نہ کھانا۔ عورت نے سانپ سے کہا کہ باغ کے درختوں کا پھل تو ہم کھاتے ہیں۔ پر جو درخت باغ کے بیچ میں ہے اسکے پھل کی بابت خدا نے کہا ہے کہ تم نہ تو اسے کھانا اور نہ چھونا ورنہ مرجاؤ گے۔ تب سانپ نے عورت سے کہا کہ تم ہرگز نہ مروگے۔ بلکہ خدا جانتا ہے کہ جس دن تم اسے کھاؤ گے تمہاری آنکھیں کھل جائنگی اور تم خدا کی مانند نیک و بد کے جاننے والے بن جاؤ گے۔ عورت نے جو دیکھا کہ وہ درخت کھانے کے لئے اچھا اور آنکھوں کو خوشنما معلوم ہوتا ہے اور عقل بخشنے کے لئے خوب ہے تو اسکے پھل میں سے لیا اور کھایا اور اپنے شوہر کو بھی دیا اور اس نے کھایا۔ تب دونوں کی آنکھیں کھل گئیں اور انکو معلوم ہوا کہ وہ ننگے ہیں اور انہوں نے انجیر کے پتوں کو سی کر اپنے لئے لنگیاں بنائیں۔ اور انہوں نے خداوند خدا کی آواز جو ٹھنڈے وقت باغ میں پھرتا تھا سنی اور آدم اور اسکی بیوی نے آپ کو خداوند خدا کے حضور سے باغ کے درختوں میں چھپایا۔ تب خداوند خدا نے آدم کو پکارا اور اس سے کہا کہ تو کہاں ہے؟ اس نے کہا میں نے باغ میں تیری آواز سنی اور میں ڈرا

کیونکہ میں ننگا تھا اور میں نے اپنے آپ کو چھپایا۔ اس نے کہا تجھے کس نے بتایا کہ تو ننگا ہے؟ کیا تو نے اس درخت کا پھل کھایا جسکی بابت میں نے تجھکو حکم دیا تھا کہ اسے نہ کھانا؟ آدم نے کہا کہ جس عورت کو تو نے میرے ساتھ کیا ہے اس نے مجھے اس درخت کا پھل دیا اور میں نے کھایا۔ تب خداوند خدا نے عورت سے کہا کہ تو نے یہ کیا کیا؟ عورت نے کہا کہ سانپ نے مجھکو بہکایا تو میں نے کھایا۔ اور خداوند خدا نے سانپ سے کہا اسلئے کہ تو نے یہ کیا تو سب چوپایوں اور دشتی جانوروں میں ملعون ٹھہرا۔ تو اپنے پیٹ کے بل چلے گا اور اپنی عمر بھر خاک چاٹے گا۔ اور میں تیرے اور عورت کے درمیان اور تیری نسل اور عورت کی نسل کے درمیان عداوت ڈالونگا۔ وہ تیرے سر کو کچلیگا اور تو اسکی ایڑی پر کاٹیگا۔ پھر اس نے عورت سے کہا کہ میں تیرے درد حمل کو بہت بڑھاؤنگا۔ تو درد کے ساتھ بچے جنے گی اور تیری رغبت اپنے شوہر کی طرف ہوگی اور وہ تجھ پر حکومت کریگا۔ اور آدم سے اس نے کہا چونکہ تو نے اپنی بیوی کی بات مانی اور اس درخت کا پھل کھایا جس کی بابت میں نے تجھے حکم دیا تھا کہ اسے نہ کھانا اسلئے زمین تیرے سبب سے لعنتی ہوئی۔ مشقت کے ساتھ تو اپنی عمر بھر اسکی پیداوار کھائیگا۔ اور وہ تیرے لئے کانٹے اور اونٹکٹارے اگائے گی اور تو کھیت کی سبزی کھائیگا۔ تو اپنے منہ کے پسینے کی روٹی کھائیگا۔ جب تک کہ زمین میں تو پھر لوٹ نہ جائے اسلئے کہ تو اس سے نکالا گیا ہے کیونکہ تو خاک ہے اور خاک میں پھر لوٹ جائے گا۔ اور آدم نے اپنی بیوی کا نام حوا رکھا اسلئے کہ وہ سب زندوں کی ماں ہے۔ اور خداوند خدا نے آدم اور اسکی بیوی کے واسطے چمڑے کے کرتے بنا کر انکو پہنائے۔"(۱۰)

کتاب مقدس کا یہی وہ حوالہ ہے جس نے کروڑوں نہیں اربوں انسانوں کے عقائد پر گہرے غلط اثرات مرتب کیے چنانچہ مسیحیت میں تثلیث، کفارہ، الوہیت مسیح، ابنیت مسیح، موروثی گناہ، حضرت مسیح علیہ السلام کا مصلوب ہونا جیسے عقائد باطلہ اختراع کئے گئے وہاں عورت کے بارے میں یہ تصور پیدا ہوا کہ پوری دنیا میں گناہ عورت کی وجہ سے پھیلا اور یوں عورت کی تحقیر، مذمت، بے بسی اور مظلومیت کا آغاز ہوا۔ اور عورت سے نفرت کی بنا پر اور عیش و راحت کو روح کی تاریکی تصور کرتے ہوئے بہت سی اقوام میں رہبانیت کو فروغ ملا اب ہم عہد نامہ جدید سے فقط دو حوالوں کا ذکر کرتے ہیں۔

جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے یہ استفسار کیا گیا۔ " کیا ہر ایک سبب سے اپنی بیوی کو چھوڑ دینا روا ہے؟ اس نے جواب میں کہا کیا تم نے نہیں پڑھا کہ جس نے انہیں بنایا اس نے ابتدا ہی سے انہیں مرد اور عورت بنا کر کہا کہ اس سبب سے مرد باپ سے اور ماں سے جدا ہو کر اپنی بیوی کے ساتھ رہے گا اور وہ دونوں ایک جسم ہونگے۔ پس وہ دو

نہیں بلکہ ایک جسم ہیں اسلئے جسے خدا نے جوڑا ہے اسے آدمی جدا نہ کرے۔ انہوں نے اس سے کہا پھر موسیٰ نے کیوں حکم دیا ہے کہ طلاق نامہ دیکر چھوڑ دی جائے۔ اس نے ان سے کہا کہ موسیٰ نے تمہاری سخت دلی کے سبب سے تم کو اپنی بیویوں کو چھوڑ دینے کی اجازت دی مگر ابتدا سے ایسا نہ تھا۔ اور میں تم سے کہتاہوں کہ جو کوئی اپنی بیوی کو حرام کاری کے سوا کسی اور سبب سے چھوڑ دے اور دوسری سے بیاہ کرے وہ زنا کرتا ہے اور جو کوئی چھوڑی ہوئی سے بیاہ کرے وہ بھی زنا کرتا ہے۔ شاگردوں نے اس سے کہا کہ اگر مرد کا بیوی کے ساتھ ایسا ہی حال ہے تو بیاہ کرنا ہی اچھا نہیں۔ اس نے ان سے کہا کہ سب اس بات کو قبول نہیں کرسکتے مگر وہی جنکو یہ قدرت دی گئی ہے۔ کیونکہ بعض خوجے ایسے ہیں جو ماں کے پیٹ ہی سے ایسے پیدا ہوئے اور بعض خوجے ایسے ہیں جنکو آدمیوں نے خوجہ بنایا اور بعض خوجے ایسے ہیں جنہوں نے آسمان کی بادشاہی کے لئے اپنے آپ کو خوجہ بنایا جو قبول کرسکتا ہے وہ قبول کرے۔"(۱۱) پولس رسول نے اپنے ایک خط میں عورت کو گناہ کا سبب ٹھرایا۔

"کیونکہ پہلے آدم بنایا گیا اسکے بعد حوّا۔ اور آدم نے فریب نہیں کھایا بلکہ عورت فریب کھا کر گناہ میں پڑ گئی"(۱۲) اور یوں تورات سے اخذ کردہ عقیدے کی توثیق کی گئی۔

اب ہم ہندو دھرم میں عورت کی حیثیت کے بارے میں مختصر سا جائزہ پیش کرتے ہیں ایک طرف تو ہندو دھرم میں تری مورتی کے تین خداؤں۔ برہم، وشنو، اور شیو کے بارے میں یہ ذکر کیا گیا ہے کہ ان میں سے ہر خدا کی الگ الگ رفیقۂ حیات ہے برھم کی رفیقہ حیات سرسوتی علم و فن کی دیوی ہے یہی وہ دیوی ہے جس نے سنسکرت زبان کو ایجاد کیا۔ وشنو کی رفیقہ حیات لکشمی دولت و ثروت کی دیوی ہے اور شیو کی کالی خونخوار چڑیل ہے جب وہ دشمنوں سے انتقام لیتی ہے تو وہ دُرگا ہے جب نسوانی محاسن سے آراستہ ہوتی ہے تو اوما ہے گویا ایک طرف تو عورت کو معبود اور دیوی کے درجے پر فائز کرکے اسکی پوجا کی جاتی ہے تو دوسری طرف اسے پتنی (بمعنیٰ مملوکہ) کہا جاتا ہے اور اسے اپنے پتی دیو کی پوجا کی تلقین کی گئی ہے اور خاوند کے مرنے کی صورت میں ستی کی ظالمانہ رسم کے مطابق شوہر کی چتا میں جلنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ (ہندو مصلحین نے اسلامی تعلیمات سے متاثر ہو کر ۱۸۲۹ء میں لارڈ ولیم بینٹک (W.Bentinck) سے اس ظالمانہ رسم کو خلاف قانون قرار دلوایا تھا) ہندو دھرم میں نکاح کو اٹوٹ قرار دیا جاتا ہے اور بیوہ عورت انتہائی بے بسی کے ساتھ اپنی زندگی کو (اگر وہ ستی نہ ہو) گذارنے پر مجبور ہے ہندو دھرم میں نیوگ اور پرستش کی بعض ایسی صورتوں کا بھی ذکر ہے کہ شائستگی اور تہذیب اپنا سر پیٹ لیتی ہے۔

اب ہم مختصر سا جائزہ بدھ دھرم کا پیش کرتے ہیں جس میں بدھ دھرم کے بانی مہاتما بدھ کے متعلق یہ بیان

کیا گیا ہے۔

So one night he slipped away from the palace, leaving his wife and their new-born son, this is called the "Great renunciation" and it was made when he was 29" (13)

گویا خوبصورت بیوی۔ شہزادی یشودھرا اور نومولود بچے کو سویا ہوا چھوڑ کر جنگل کی راہ لینے کو نفی ذات (Self Denial) کا عظیم کارنامہ قرار دیا گیا ہے جب گوتم کو اپنے مقصد کے حصول - نروان کے حصول میں کامیاب ہو کر اپنے والد کے محل میں جانے کا اتفاق ہوا تو یشودھرا کو ازدواجی زندگی کے بجائے بدھسٹ راہبہ کی حیثیت سے بقیہ زندگی گذارنی پڑی۔

" Soon after he began his ministry he visited his father's palace, and YASHODHRA eventually become a buddhist nun "(14)

یہاں اس امر کا ذکر بھی دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ شروع میں مہاتما بدھ عورتوں کو سنگھ (تنظیم) میں شامل نہ کرتے تھے لیکن عقیدت کیشوں کے اصرار پر اجازت دے دی تو یہ بھی کہا کہ ست دھرم نے ایک ہزار برس چلنا تھا اب ۵۰۰ برس چلے گا۔

اب ہم پیغمبر انقلاب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظہور قدسی سے قبل زمانہ جاہلیت میں عورت کی حالت زار پر نگاہ ڈالتے ہیں۔ قرآن حکیم نے جاہلی عرب تمدن میں بیٹی کی ولادت پر ان لوگوں کے ذہنی اضطراب کی کتنی خوبصورت عکاسی کی ہے۔

" واذا بشر احدهم بالانثى ظل وجهه مسودا وهو كظيم. يتوارى من القوم من سوء مابشر به. ايمسكه على هون ام يدسه في التراب الاساء مايحكمون(۱۵)

عہد جاہلیت میں متعدد اور متنوع قبیح اور سنگدلانہ رسوم مروج تھیں لیکن ان قبیح رسوم میں سے بیٹیوں کو زندہ در گور کرنے کے ظالمانہ فعل کو قرآن حکیم نے خاص طور پر ذکر کیا ہے ارشاد خداوندی ہے۔

"واذا الموؤدة سئلت. باى ذنب قتلت (۱۶)

علامہ آلوسی نے اسکی تشریح میں بڑی عمدہ بات کہی ہے کہ خداوند قدوس نے اس انداز سے اپنے غصے اور ناراضگی کی انتہا کا اظہار فرمایا ہے کہ زندہ در گور کرنے والے کو مخاطب بنانے کے درجہ سے ہی گرادیا اور اس کے سنگین جرم

کو اجاگر کر کے اسے قابل مذمت ٹھرایا۔[۱۷]

قدیم تہذیبوں میں یونان میں عورت کی زندگی کا مقصد صرف یہی سمجھا جاتا تھا کہ وہ مرد کی غلامی اور خدمت کرے۔ ان کا عقیدہ تھا۔ "آگ جل جانے اور سانپ کے ڈسنے کا علاج ممکن ہے لیکن عورت کے شر کا مداوا محال ہے۔ رومی تہذیب میں عورت ایک لونڈی کی حیثیت رکھتی تھی چوپاؤں کی طرح اسکی خرید و فروخت ہوتی تھی۔ ایک مسیحی امام کے بقول عورت "ایک ناگزیر برائی، ایک پیدائشی وسوسہ، ایک مرغوب آفت، ایک خانگی خطرہ، ایک غارت گر دلربائی، اور ایک آراستہ مصیبت ہے" ایک روسی مثل مشہور ہے "دس عورتوں میں ایک روح ہوتی ہے"۔

مغرب زدہ انتہا پسند عورتوں کے متعلق اقبالؒ کا تصور یوں پیش کیا گیا

کہ مغرب میں عورتیں ان اوصاف سے یکسر محروم ہوتی چلی جارہی ہیں جو کبھی ان کا سرمایہ فخر و امتیاز تھے نسوانیت دستی چلی جارہی ہے۔ یہ سب ذوق خود نمائی کا نتیجہ ہے۔

رسوا کیا اس دور کو جلوت کی ہوس نے
روشن ہے نگہ آئینہ دل ہے مکدر
جس علم کی تاثیر سے زن ہوتی ہے نازن
کہتے ہیں اسی علم کو ارباب نظر موت

بقول اکبر الٰہ آبادی

ہوئے اس قدر مہذب کبھی گھر کا منہ نہ دیکھا
کٹی عمر ہوٹلوں میں مرے اسپتال جاکر

مغرب میں جس طرح جنسی جذبات کا بارود بھڑکایا جارہا ہے اس نے مغرب کو طرح طرح کی الجھنوں میں پھنسادیا ہے عورت سے تقدس، حیا و وفا کے اوصاف چھن گئے ہیں۔ فیشن اور جلوت کی ہوس نے خانہ داری اور پر مسرت ازدواجی زندگی کو تباہ کرکے رکھ دیا ہے۔

افراط و تفریط پر مبنی ان قدیم و جدید تصورات کے انسانی معاشرے پر گہرے مضر اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ چنانچہ اگر سیکولر اور لادینی معاشرہ (Eat, Drink & Be Merry) کے تصور کو اپناتے ہوئے غرق دنیا ہوچکا ہے تو بقول سید سلیمان ندوی "عورت کو اور عورت و مرد کے ازدواجی تعلق کو بہت حد تک اخلاق و روح کی

ترقی مدارج کے لئے مانع تسلیم کیا گیا اور بودھ، جین، ویدانت، جوگ اور سادھو پن کے تمام پیرو اسی نظرئے کے پابند تھے" چنانچہ ان تمام مذاہب ہند اور مسیحیت میں ترک دنیا کا رحجان فروغ پا گیا اور رھبانیت پر عمل کیا گیا۔

ادیان و اقوام کی تاریخ پر نظر ڈالنے سے ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ کہیں عورت کو پاؤں کی جوتی سمجھا گیا کہیں اسے حسن کی دیوی قرار دیا گیا کہیں عورت کو محض ایک دلفریب کھلونا سمجھ کر اسے تمام معاشرتی حقوق سے محروم کردیا گیا۔

لیکن رحمت خداوندی جوش میں آئی۔ ظہور قدسی ہوا۔ پیغمبر انقلاب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورت کو قعر مذلت سے نکال کر ایک اعلیٰ وارفع معزز مقام عطا فرمایا۔ آپ نے عالم انسانیت کو یہ ارشاد ربانی سنایا۔

ومن عمل صالحاً من ذکر او انثی وھو مومن فاولئک یدخلون الجنۃ[۱۸]

اور مرد و عورت کو یکساں طور پر نیکی اور تقویٰ کے حوالے سے مساوی طور پر ابدی مسرتوں کا حقدار ٹھرایا۔

قرآن حکیم نے واضح طور پر تورات کے بیان کردہ واقعہ ابلیس و آدم کو صحیح روپ میں پیش کیا اور **فازلھما الشیطان**[۱۹]. فینزع عنھما لباسھما[۲۰]. فوسوس لھماالشیطان[۲۱]. مانھکما ربکما[۲۲]. وقاسمھما[۲۳]- میں بار بار تثنیہ کا صیغہ استعمال کر کے اور دعائیہ کلمات قالا ربنا ظلمنا انفسنا[۲۴] کے الفاظ سے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے عورت سے گناہ کی پوری ذمہ داری کا ازالہ کردیا۔ اور ان کی توبہ کے قبول ہونے کا ذکر فرمایا اور اس امر کو شیطان کا ورغلانا اور وسوسہ اندازی قرار دیا۔

قرآن حکیم میں عورت سے حسن معاشرت کا حکم دیا گیا **وعاشروھن بالمعروف**۔[۲۵] انہیں مرد کیلئے لباس قرار دیا گیا۔ مرد و عورت کے باہمی تعلق کی طہارت فکری اور عفت و عصمت کے تحفظ پر اساس رکھی گئی۔ عورت کا احترام سکھایا گیا۔ عورت بحیثیت ماں، بحیثیت بیوی، بحیثیت بیٹی، بحیثیت بہن میں اسکی حیثیت کو معزز قرار دیا گیا۔ عورت کو اس کے حقوق از قسم میراث مہر، نفقہ عطا کئے گئے اسے خلع کی اجازت دی گئی۔ نکاح کے اٹوٹ ہونے کے ہندو اور مسیحی نظریے کو مرد کے لئے ماطالب لکم۔[۲۶] اور عورت کو انتخاب زوج کا حق دے کر گمراہ کن نظریے کا رد پیش کیا گیا اور افتراق و انتشار و انشقاق کے مواقع پیدا ہونے پر مرد کو طلاق کا حق دیا گیا۔

محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورت کی معزز معاشرتی حیثیت کے بارے میں ارشاد فرمایا۔

" الدنیا کلھا متاع وخیر متاع الدنیا المراۃ الصالحۃ "[۲۷]

" تنکح المراۃ لاربع لمالھا ولحسبھا ولجمالھا ولدینھا. فاظفر بذات الدین "[۲۸]

" ماستفاد المومن بعد تقوی الله خیرا له من زوجة صالحة ان امرها اطاعته وان نظر الیها سرته وان اقسم علیها ابرته وان غاب عنها نصحته فی نفسها وماله"(۲۹)

گویا قرآنی ارشاد" فالصلحت قنتت حفظت للغیب بما حفظ الله "(۳۰) .....کی تشریح فرمادی

ان تمام ارشادات ربانی اور ارشادات نبوی سے واضح طور پر ثابت ہے کہ اسلام نے عورت کو اعتدال و توازن پر مبنی اعلیٰ وارفع معزز مقام عطا فرمایا۔

یہاں اس حقیقت کا اظہار بھی بے حد ضروری ہے کہ مغربی تہذیب کی چمک دمک اور یہود کی سازشوں اور منصوبہ بندیوں سے مسلمان ممالک میں تجمل و تزئین بے حجابی اور عریانی کو فروغ دیا گیا۔ ان نازک حالات میں ایران کے اسلامی انقلاب نے خوشگوار اثرات مرتب کئے ہم یہاں امام خمینی کے ان اقوال کو پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں جن سے ایران میں عورتوں کے دینی رجحانات میں انقلاب عظیم برپا ہوا۔ راقم الحروف نے دس برس قبل جب ایران جانے کا موقع ملا تو بچشم خود اس امر کا مشاہدہ کیا کہ ایرانی خواتین حتی کہ بچیوں تک نے کس طرح حجاب کے آداب کو بطریق احسن اپنایا ہوا ہے۔

امام خمینی رح نے فرمایا:

"عورت کی آغوش سے ایسے افراد پرورش پا کر معاشرہ میں قدم رکھتے ہیں جو ملکوں اور قوموں کی تقدیر بدل دیتے ہیں اور ان کے پاکیزہ کردار سے کرۂ ارض پر امن و سلامتی اور خوشحالی قائم ہوتی ہے "(۳۱)

آپ نے حکومت شاہ کے خلاف اپنی ایک مشہور تقریر میں فرمایا:

"ہم کہتے ہیں کہ ترقی کے نام پر خواتین کو فحاشی کی طرف نہ دھکیلئے۔ انہیں گمراہ نہ کیجئے--------اے حکومت شاہ! تو نے ان خواتین کے ساتھ کتنا برا سلوک کیا ہے۔ انہیں گھروں سے باہر نکال کر دفتروں میں بھیج دیا خدا گواہ ہے بے پردہ عورتیں جہاں بھی گئیں انہوں نے سارے کا سارا ماحول تباہ و برباد کر کے رکھ دیا"(۳۲)

ایک غیر ملکی نامہ نگار کے سوال کے جواب میں کہا۔

" اسلام میں عورت ایک انسان ہونے کے ناطے سے اسلامی معاشرے کی تعمیر میں کام کر سکتی ہے لیکن اس کیلئے ضروری ہے کہ اپنی حدود سے تجاوز نہ کرے۔ ہر لحاظ سے اپنے نسوانی وقار کو ملحوظ خاطر رکھے۔ مردوں کو حق حاصل نہیں ہے کہ وہ عورتوں کے بارے میں منفی اور غیر اخلاقی سوچ رکھیں "۔(۳۳)

پیرس میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا:

"اسلام نے مردوں کی نسبت عورتوں کی زیادہ خدمت کی ہے آپ کو کیا خبر؟ کہ زمانہ جاہلیت میں عورت کی کیا حیثیت تھی اور اسلام نے اسے کتنا بلند رتبہ دیا۔ لیکن اب یہ لوگ ملک میں زمانہ جاہلیت جیسا بد ترین ماحول قائم کرنا چاہتے ہیں۔۔۔ شاہ کی حکومت تو یہ چاہتی ہے کہ عورت و مرد ایک دوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر سرعام چلیں پھریں لیکن اسلام اس بات کی ہرگز اجازت نہیں دیتا اسلام مخلوط محفلوں کو بھی پسند نہیں کرتا بلکہ وہ عورت کو تحفظ فراہم کرنے اور اسے عزت و وقار عطا کرنے کیلئے رہنما معاشرتی اصول وضع کرتا ہے"۔(۳۴)

مغرب کے وہ شکوک و شبہات جو اس نے اسلام اور مسلمان عورت کے متعلق پیدا کئے ہیں ان کا ازالہ کرتے ہوئے غیر ملکی اخباری نمائندوں کے ساتھ کئے گئے انڑویو کے جواب میں آپ نے فرمایا کہ۔

"اسلامی معاشرہ میں خواتین مکمل طور پر آزاد ہیں وہ سکولوں کالجوں یونیورسٹیوں اور دفتروں میں جاسکتی ہیں اسلام تو اخلاقی اور معاشرتی برائیوں کو روکتا ہے یہ فقط غلط پروپیگنڈا ہے کہ اسلام عورت کو چادر اور چار دیواری تک محدود و مقید رکھتا ہے حالانکہ صدر اسلام میں ہماری خواتین جنگوں میں شرکت کرتی تھیں تیمار داری اور مرہم پٹی وغیرہ میں مردوں کا ہاتھ بٹاتی تھیں اسلام نے عورت کا ہاتھ پکڑ کر مردوں کے سامنے اسے بڑی عزت بخشی البتہ کچھ مسائل میں مرد و عورت کے درمیان فرق قائم کیا گیا ہے یہ فرق فطری تقاضوں کے پیش نظر ہے ورنہ انسانی حیثیت کے لحاظ سے ان کے مابین کسی قسم کی تفریق نہیں۔ اسلامی نقطہ نظر سے عورت اور مرد زندگی کے تمام جائز کام کرسکتے ہیں وہ تمام امور میں آزاد ہیں اور اپنی اپنی پسند کے مطابق اپنے کاروبار کا تعین کرسکتے ہیں"۔(۳۵)

یہاں اس امر کا ذکر ضروری سمجھتا ہوں کہ عصر حاضر میں عورت کے حوالے سے بے شمار سنگین مسائل جنم لے چکے ہیں۔ عریانی، فحاشی، ذوقِ خود نمائی، عورت کی مادر پدر آزادی، مساوات مرد و زن کا غیر اخلاقی تصور، اخلاقی بے راہروی۔ امریکہ، انگلستان، روس جیسے نام نہاد مہذب اور متمدن ملکوں میں عورت کا استحصال۔ بے حد و حصر مسائل جنم لے چکے ہیں ان متمدن ممالک میں خانگی اور ازدواجی زندگی بری طرح انتشار و خلفشار کا شکار ہو چکی ہے۔ ذہنی سکون برباد ہو چکا ہے جسے بحال کرنے کیلئے نشہ آور اشیاء کا سہارا لیا جاتا ہے جس سے اور زیادہ بربادی عمل آرہی ہے۔

خلاصہ کلام یہ کہ دیگر ادیان اور دیگر نظامہائے حیات میں ان مسائل کا کوئی حل نہیں کیونکہ وہاں نظریات کی افراط و تفریط ہے اسلام اور فقط اسلام ہی عفت قلب و نگہ اور طہارت فکری پر مبنی معتدل و متوازن تعلیمات سے ان سنگین مسائل کا حل پیش کرنے کی توفیق سے بہرہ مند ہے اور عورت کے شرف و وقار کو برقرار رکھتے ہوئے زندگی کے مختلف شعبوں میں اسے اپنا کردار ادا کرنے کا نظام پیش کرسکتا ہے۔

حوالہ جات

۱- القرآن الحکیم، ۳:۱۶۴
۲- ایضاً، ۲:۲
۳- ایضاً، ۲:۱۸۵
۴- ایضاً، ۲:۲
۵- ایضاً، ۱۶:۸۹
۶- ایضاً، ۵:۳
۷- ایضاً، ۱۵:۹
۸- ایضاً، ۵:۴۸
۹- ایضاً، ۵:۳
۱۰- کتاب مقدس مطبوعہ پاکستان بائبل سوسائٹی لاہور، ۱۹۵۹ء، صفحہ ۶-۷
۱۱- انجیل متی، باب ۱۹: ۴-۱۲
۱۲- کتاب مقدس، عہد نامہ جدید، تیمتھیس کے نام پولس رسول کا پہلا خط، باب ۲: ۱۳-۱۴
13- E.R Pike Art. BUDDHA
14- Ib id
۱۵- القرآن الحکیم، ۱۶: ۵۸-۵۹
۱۶- ایضاً ۸۱: ۸-۹
۱۷- روح المعانی، بہ ذیل تشریح سورۃ التکویر
۱۸- القرآن الحکیم، ۴۰:۴۰
۱۹- ایضاً ۲:۳۶
۲۰- ایضاً ۷:۲۷
۲۱- ایضاً ۷:۲۰
۲۲- ایضاً
۲۳- ایضاً، ۷:۲۱
۲۴- ایضاً، ۷:۲۳
۲۵- ایضاً، ۴:۱۹
۲۶- ایضاً، ۴:۳
۲۷- مشکاۃ المصابیح طبع دمشق، الجزء الثانی ص ۱۵۸
۲۸- ایضاً
۲۹- ایضاً ص ۱۶۱
۳۰- القرآن الحکیم، ۴:۳۴
۳۱- عورت - افکار امام خمینی کی روشنی میں لاہور، ص ۷
۳۲- ایضاً، ص ۸
۳۳- ایضاً، ص ۱۱
۳۴- ایضاً، ص ۱۲
۳۵- ایضاً، ص ۱۳